سوال

(217) مردے زندوں کی کلام سن سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مردے زندوں کی کلام سن سکتے ہیں یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روح کو جسم سے الگ ہونے کے بعد قبر میں ایک ایسی زندگی نصیب ہوتی ہے جس سے وہ لذت حاصل کرسکتا ہے یا عذاب محسوس کرتا ہے۔ امام اعظم نے اس کو فقہ اکبر میں ......؟؟؟؟؟....... نے اس کی شرح میں فرمایا ہے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مردے کو قبر میں دُکھ اور لذت کا احساس ہوتا ہے باقی رہا سننے کا معاملہ تو اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ مردے نہیں سنتے چنانچہ کتاب الایمان میں اس کی تصریح ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جو یہ لکھا ہے کہ ''اکثر فقہاء سننے کا انکار کرتے ہیں اور کچھ فقہاء اور اکثر مشائخ اس کے قابل ہیں'' یہ دعویٰ محض بلا دلیل ہے اور شیخ صاحب نے اپنے اس دعوے پر ایک بھی دلیل بیان نہیں فرمائی جو ان کے دعویٰ کی تصدیق کرتی اور یہ تو تحقیق سے ثابت ہے کہ علمائے حنفیہ میں سے ایک بھی سماع موتے کا قائل نہیں ہے ہاں دوسرے لوگوں میں بقدر قلیل کچھ لوگ سماع موتی کی طرف گئے ہیں اور حضرت عائشہؓ نے ان لوگوں کے جواب دے دیئے تھے اور حضرت عمرؓ کی حدیث میں جو یہ لفظ آئے ہیں کہ ما انت باسمع منھم (تو ان سے زیادہ نہیں سنتا) تو بعض نے ان الفاظ کو حضرت عمرؓ کے نسیان پر محمول کیا ہے اور بعض نے نبی ﷺ کے معجزہ پر۔ چنانچہ اس کے جواب میں حضرت عائشہؓ کے استدلال کو پش کیا ہے چنانچہ مواہب لدنیہ میں اس کی تصریح ہے اور جن احادیث سے مردے کا سننا ثابت ہوتا ہے وہ جلال الدین سیوطی کے رسائل سے نقل کی گئی ہے اور سیوطی کا ماخذ طبقہ رابعہ کی کتابیں ہیں جو عقیدہ کے اثبات کے لیے غیر معتبر ہیں۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے عجالہ نافعہ میں لکھا ہے کہ سیوطی کی روایات جب تک ثابت نہ ہوجائیں وہ قابل استدلال نہیں ہیں۔

اب فقہ حنفی اور تفسیر کی کتابوں کا دوبارہ سماع موتی اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ درمختار ردالمختار۔ فتح القدیر۔ جامع صغیر۔ ہدایہ۔ شرح مواقف۔ شرح مقاصد۔ فصول فی علم الاصول۔ نظم الدلائل۔ اصول شاشی۔ تفسیر درمنثور۔ تفسیر نیشاپوری۔ تفسیر جامع البیان۔ تفسیر جلالین۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تفسیر موضح القرآن۔ عینی شرح کنز میں لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی قسم اٹھائے کہ میں تجھ سے بات کروں یا تجھ کو کپڑے پہناؤں یا تجھ کو ماروں یا میں تیرے پاس آؤں یا میں تیرا بوسہ لوں تو میری عورت کو طلاق ہو یا میرا غلام آزاد ہوجائے تو یہ تمام چیزیں زندگی کے ساتھ مفید ہوں گے اگر مرنے کے بعد اس سے کلام کرے یا اس کو کفن پہنائے یا مرنے کے بعد اس کو مارے یا اس کی میت کے پاس جائے تو اس صورت میں نہ اس کی قسم ٹوٹے گی نہ عورت کو طلاق ہوگی نہ اس کا غلام آزاد ہوگا کیونکہ مارنا یا ادب سکھانے کے لیے ہوتی ہے یا سزا دینے کے لیے اور یہ دونوں چیزیں مردے میں نہیں ہیں اگر کہا جائے کہ میت کو قبر میں عذاب ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قبر میں رکھے جانے کے بعد ایک طرح کی زندگی اس میں پیدا کی جاتی ہے جس سے وہ برزخ کے عذاب کو محسوس کرتا ہے اور یہ جو فقہاء کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی مچھلی کے شکار کے لیے کنڈی لگائے اور اس کے مرنے کے بعد مچھلی کنڈی میں اٹک جائے تو اس مچھلی کا وہ مالک ہوگا اگر مردہ کسی چیز کا مالک نہیں تو

پھر اس کا مالک کیسے بنے گا اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے وارث اس کے مالک ہوں گے اور میت کی ملک سمجھ کر ورثاء میں تقسیم ہوجائے گی اور آنحضرت ﷺ نے جو بدر کے کافروں سے خطاب کیا تھا تو وہ من حیث المعنی ثابت نہیں ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے قرآن پاک کی آیت وما انت بمسمع من القبور اور انک لا تسمع الموتی سے اس کی تردید کردی تھی۔ پھر بعض نے اس کو معجزہ پر محمول کیا بعض نے زندوں کی عبرت کے لیے اس کو کہا اور وہ جو حدیث میں ہے کہ مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے وہ قبر میں منکر و نکیر کے سوال و جواب کے وقت ہوتا ہے آگے پیچھے نہیں ہوتا۔

اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ مردے نہیں سنتے البتہ معتزلہ فرقہ کی شاخ صالحیہ مردے کے لیے علم۔ قدرت۔ سماعت۔ بصارت ثابت کرتے ہیں۔ ان کے مذہب کے مطابق خداوند تعالیٰ ان صفات کے ہوتے ہوئے بھی زندہ نہیں ہیں بلکہ مردہ ہیں۔ غرائب فی تحقیق المذاہب میں ہے کہ ایک آدمی قبرستان میں نیک لوگوں کی قبروں کے پاس جاکر کہہ رہا تھا کہ کیا تم کچھ سنتے ہو یا نہیں؟ تم میں کوئی بھلائی ہے یا نہیں؟ میں کئی مہینوں سے تمہارے پاس آرہا ہوں میری التجا صرف یہ ہے کہ تم میرے حق میں دعائے خیر کرو۔ امام ابوحنیفہ سن رہے تھے آپ نے فرمایا کیا انہوں نے تجھ کو کوئی جواب دیا ہے؟ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تجھ پر افسوس تو مردوں سے کلام کرتا ہے جو تجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے جو آواز نہیں سن سکتے پھر آپ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی وما انت بمسمع من فی القبور (تو قبر والوں کو نہیں سنا سکتا) تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے جنگ بدر میں کفار کے مقتولوں سے سوال کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ''تو مردوں کو نہیں سنا سکتا'' اور یہ تو ظاہر بات ہے کہ خداوند تعالیٰ نے کفار کو عدم سماع کی وجہ سے مردوں سے تشبیہ دی ہے اگر مردے سن سکتے ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ تشبیہ بیان نہ کرتے۔ قصہ مختصر یہ کہ قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ واللہ اعلم۔ (سید شریف حسین) (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]

جلد01ص673

محدث فتویٰ